بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی کے بڑے جانور میں سات سے کم حصہ داروں کا شامل ہونا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم تین بھائی ہیں، کیا ہم تینوں مل کر بڑے جانور (مثلاً ایک گائے جو قربانی کی تمام شرائط پر مشتمل ہو، اس) کی برابر برابر حصہ کے ساتھ قربانی کر سکتے ہیں، کیونکہ بڑے جانور میں سات حصے ہوتے ہیں، تو کیا سات سے کم افراد ملکر بھی قربانی کر سکتے ہیں؟ نیز بڑے جانور میں طاق (یعنی 3، 5) حصے ہی ہو سکتے ہیں یا جفت (2، 4، 6) افراد ملکر بھی بڑا جانور قربان کر سکتے ہیں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں آپ تینوں بھائی ملکر ایک بڑے جانور کی قربانی کر سکتے ہیں، (دیگر شرائط کی موجودگی میں) تینوں کی قربانی ادا ہو جائے گی۔

اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ گائے اور اونٹ وغیرہ قربانی کے بڑے جانور میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ بڑے جانور میں سات افراد کا شریک ہونا ہی ضروری ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ سات افراد شریک ہو سکتے ہیں اور اگر اس سے کم شامل ہونا چاہیں، تو اس میں کوئی قباحت نہیں مثلاً اگر دو/تین/چار/پانچ/چھ افراد برابری کے ساتھ شرکت کر کے گائے اپنی طرف سے قربان کرنا چاہیں، تو کر سکتے ہیں۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ ان شرکاء میں سے کسی کا بھی حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو اور سوال میں ذکر کردہ صورت میں تینوں بھائیوں کا حصہ ساتویں سے زیادہ ہی ہوگا، لہذا قربانی درست ہو جائے گی۔ نیز بڑے جانور میں شرکاء کی تعداد طاق بھی ہو سکتی ہے اور جفت بھی، شریعت کی جانب سے اس کی کوئی تخصیص نہیں ہے، تو جس طرح 3 یا 5 افراد مل کر بڑا جانور قربان کر سکتے ہیں، یونہی 2، 4، 6 افراد مل کر بھی قربان کر سکتے ہیں۔

بڑے جانور میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔ سنن ابی داؤد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة“ یعنی گائے اور اونٹ سات کی طرف سے قربان ہو سکتا ہے۔

(سنن ابی داوٗد، کتاب الضحایا، باب فی البقر والجزور عن کم تجزی، جلد2، صفحہ40، مطبوعہ لاہور)

سات سے زیادہ شریک نہیں ہو سکتے، اس سے کم ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے ”ولا یجوز بعیر واحد ولا بقرة واحدة عن اکثر من سبعة ویجوز ذلک عن سبعة او اقل من ذلک“ ترجمہ: سات سے زیادہ شرکاء کی طرف سے ایک اونٹ یا ایک گائے کی

قربانی جائز نہیں، بلکہ ان میں فقط سات یا اس سے کم افراد ہی شریک ہو سکتے۔ (بدائع الصنائع، کتاب التضحیہ، فصل فی محل اقامۃ الواجب فی الاضحیۃ، جلد4، صفحہ206 تا207، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: دو یا چار یا سات افراد نے مل کر قربانی کے لیے گائے خرید کر ذبح کی، اس متعلق کیا حکم ہے؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: جب شرکائے مشترین مالک گاؤ تھے اور انہوں نے بہ نیتِ اضحیہ قربانی کی، سب کی قربانی ادا ہو گئی۔ (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ450، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-7235

تاریخ اجراء: 04ذوالحجۃ الحرام1444ھ/23جون2023ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net